www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the watermark

نمبر شمار	عنوان	الفاظ متعلقہ
۱۴	کریدنا	بَحَثَ - بَعثَرَ (۲)
۱۵	کڑوا	اَمَرّ - اُجاج - خَمْط (۳)
۱۶	کسان	زرّاع - کُفّار (۲)
۱۷	کشتی - جہاز	جاریۃ - سفینہ - فُلك (۳)
۱۸	کعبہ اور اس کے مختلف نام	کعبۃ - البیت - البیت العتیق حرم - بیت الحرام - بیت المحرم مسجد الحرام (۷)
۱۹	کل	اَمْس - غَدْ (۲)
۲۰	کم کرنا - کمی کرنا گھٹانا	ظَلَمَ - اَلَا - قَصَرَ - اَلَتَ - هَضَمَ - فَتَرَ - قَلَّ - طَفَّفَ نَقَصَ - خَسِرَ - بَخَسَ - فَرَّطَ - وَتَرَ (۱۳)
۲۱	کمانا یا کمائی کرنا	عَمِلَ - كَسَبَ اور اِكْتَسَبَ - اِقْتَرَفَ - جَرَحَ اور اِجْتَرَحَ (۵)
۲۲	کمرہ	حُجْرَة - غُرْفَة (۲)
۲۳	کمزور	ضَعِيف - وَاهِيَة - اَوْهَنَ - اَذِلَّة (۴)
۲۴	کنارہ	طَرَف - حَدّ - حَرْف - اُفُق - اَقطار - ارجاء - شَفا - مَعزِل شاطی - ساحل - اقصا - عُدوۃ - صَدَف (۱۳)
۲۵	کنواں	بِئر - جُبّ - رَسّ (۳)
۲۶	کوڑا	سَوط - جَلدہ (۲)
۲۷	کوشش کرنا	سَعٰی - جَهَدَ - كَدَحَ (۳)
۲۸	کون	مَنْ - اَیّ (۲)
۲۹	کوئی	اَحَد - مَنْ اور مِنْ (۲)
۳۰	کہ - گویا کہ	اَنْ - كَاَنْ - كَاَنَّ - كَاَنَّمَا - اَلَّا (۳)
۳۱	کہاں	اَيْنَ اور اَيْنَمَا - اَنّٰى (۲)
۳۲	کہانیاں، واقعات	اساطیر، احادیث - قصص (۳)

نمبر شمار	عنوان	الفاظ متعلقہ
۳۳	کھال	جِلد - شَوٰی (۲)
۳۴	کھال اتارنا	سَلَخَ - كَشَطَ (۲)
۳۵	کھانا	اَكَلَ - طَعِمَ - رَتَعَ (۳)
۳۶	کھلانا	اَطْعَمَ - رَزَقَ (۲)
۳۷	کھجور	نخلۃ - نخل اور نخیل - لینۃ - رطب (۳)
۳۸	کھڑا ہونا، کرنا	قَامَ اور اقامَ - وَقَفَ - نَتَقَ - نَشَزَ (۴)
	کھلا میدان	دیکھیے "زمین اور اس کی اقسام"
۳۹	کھولنا	اَنٰى - غَلٰى (۲)
۴۰	کھولنا	بَسَطَ - فَتَحَ - حَلَّ - شَرَحَ - كَشَفَ - نَشَطَ - فَرَجَ (۷)
۴۱	کھیتی	حَرْث - زرع (۲)
۴۲	کھینچنا	مَدَّ - جَرَّ - اِضْطَرَّ - سَلَخَ - نَزَعَ - سَفَعَ (۶)
۴۳	کھیلنا	لَعِبَ - لَهٰى - عَبَثَ (۳)
۴۴	کیا	ءَ - هَلْ - ما - ماذا (۴)
۴۵	کیسے	كَيفَ - اَنّٰى (۲)
۴۶	کیوں - کیونکر	لِمَ - لَوْلَا - لوما (۳)

گ

نمبر شمار	عنوان	الفاظ متعلقہ
۱	گاڑنا	نَصَبَ - اَرْسٰى - دَسَّ - وَأَد (۴)
	گرد و غبار	دیکھیے "غبار"
۲	گردشِ ایّام	رَيْبَ الْمَنُوْن - دَائِرَة - دَوْلَة اور دُوْلَة (۳)
۳	گردن	عُنُق - جِيد - رَقَبَة - وَتِين (۴)
۴	گرفت کرنا	اَخَذَ - ثَرَّبَ - لَامَ (۳)
۵	گرمی - گرم کرنا ہونا	صَيف - حَرّ - حَمّ - حَمِىَ - سقر - سَمُوم (۶)
۶	گرمی حاصل کرنا	دِفْءٌ - اِصْطَلٰى (۲)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ایسے قرض کو اللہ تعالیٰ قرض حسنہ فرماتے ہیں اور خود قرض لینے سے منسوب فرماتے ہیں حالانکہ یہ دیا تو صاحب احتیاج لوگوں کو ہی جاتا ہے۔ارشاد باری ہے :

مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗٓ اَجْرٌ كَرِيْمٌ۔ (۵۷/۱۱) — کون ہے جو اللہ کو اچھا قرض دے تو وُہ اس کو اس سے دگنا ادا کرے اور اس کے لیے عزت کا صلہ (یعنی جنت) ہے۔

اس لحاظ سے ہر قرض دَین تو ہوتا ہے۔لیکن ہر دَین قرض نہیں ہوتا۔(فق ل ۱۴۰)

ماحصل : (۱) قرض۔ذاتی احتیاجات کے لیے واپسی کی شرط پر اور قرض حسنہ غیر معین مدت کے لیے۔

(۲) دین ، کسی بھی طرح کی ادائیگی اور اس کی ذمہ داری کو کہتے ہیں خواہ یہ ادائیگی تجارتی قرضہ کی ہو یا ذاتی قرضہ کی یا کسی دُوسری چیز کی۔

۱۸۔ ارادہ کرنا (قصد کرنا)

کے لیے اَرَادَ (رود)، هَمَّ، عَزَمَ، اَبْرَمَ، اَمَّ، تَيَمَّمَ (يمم) اور تَحَرّٰى (حری) کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ اَرَادَ : رَوَدَ بمعنی کسی چیز کی تلاش میں آنا جانا (م۔ا) اور اَرَادَ بمعنی کسی بات یا کام کے کرنے کا دل میں خیال آنا (مف) اور اسے چاہنا۔(ضد کَرِہَ) فق ل ۱۰۳) ارشاد باری ہے :

اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ (۳۶/۸۲) — اس کی شان یہ ہے کہ جب وُہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو وہ اس سے فرما دیتا ہے کہ ہوجا تو وُہ ہو جاتی ہے۔

۲۔ هَمَّ : جب کوئی ارادہ کچھ وقت دل میں رہے اور انسان اس کو عملی جامہ پہنانے کے لیے غور و فکر اور سوچ و بچار کرتا ہے تو اسے هَمَّ سے تعبیر کیا جائے گا (مف) ارشاد باری ہے :

اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ (۹/۱۳) — بھلا تم اس قوم سے کیوں نہ لڑو جنھوں نے اپنی قسموں کو توڑا اور رسول کو نکالنے کی فکر میں رہے۔(عثمانیؒ)

۳۔ عَزَمَ : پھر جب ایسے ارادہ پر سوچ بچار کے بعد ایک قطعی فیصلہ کر لیا جائے تو اسے عَزَمَ کہتے ہیں۔ ابن الفارس کے الفاظ میں يدل على العزيمة والقطع (م۔ل) یعنی پختہ ارادہ بنا لینا۔پھر اس کو پُورا کرنے کی ٹھان لینا۔ارشاد باری ہے :

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ (۳/۱۵۹) — اور (اے نبی) اپنے معاملہ میں (صحابہ سے) مشورہ کر لیا کرو۔ پھر جب کسی کام کا عزم کر لو تو اللہ پر بھروسہ رکھو۔

۴۔ اَبْرَمَ : بَرَمَ بمعنی دو رسیوں کو ملا کر بٹنا اور اَبْرَمَ بمعنی کسی کام یا معاملہ یا چیز کو مضبوط بنانا ہے (م ل م ا) اور اس کی ضد نقض ہے) اور ابرام بمعنی کسی عزم کو عملی جامہ پہنانے کے لیے تدابیر اختیار کرنا ، منصوبہ بندی کرنا اور اسے آخری شکل دینا۔ارشاد باری ہے :

اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ (۴۳/۷۹) — کیا انہوں نے کوئی بات ٹھہرا رکھی ہے تو ہم بھی ٹھہرانے والے ہیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ عَجُوْز: صرف مؤنث کے لیے آتا ہے۔ بمعنی بڑھیا عورت جس کے اولاد ہونا بند ہو چکی ہو۔ اور عجزۃ کسی کے آخری بچہ کو کہتے ہیں۔ قرآن میں ہے:

قَالَتْ يٰوَيْلَتٰٓى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِىْ شَيْخًا (۱۱/۷۲) — اس نے کہا اے ہے میرے بچہ ہوگا۔ میں تو بڑھیا ہوں اور یہ میرے میاں بھی بوڑھے ہیں۔

۵۔ مُعَمَّر: بمعنی عمر رسیدہ کافی عمر تک زندگی پانے والا۔ ارشادِ باری ہے:

وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ (۳۵/۱۱) — اور نہ کسی بڑی عمر والے کو عمر زیادہ دی جاتی ہے اور نہ اس کی عمر کم کی جاتی ہے مگر (سب کچھ) کتاب میں (لکھا ہوا) ہے۔

۶، ۷۔ عَوَان اور فَارِض: عان بمعنی ادھیڑ عمر والا ہونا۔ انسان، حیوان، عورت، مرد سب کے لیے آتا ہے۔ اور عَوَان بمعنی ادھیڑ عمر (منجد) اور فَارِض بمعنی عمر رسیدہ گائے یا بیل اور اس کی ضد بِکْر ہے۔ یعنی بچھڑا جو ابھی جوان نہ ہوا ہو۔ (مف) نیز بمعنی کنواری لڑکی (منجد) ارشاد باری ہے:

قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ (۲/۶۸) — موسیٰ نے کہا، تمہارا پروردگار کہتا ہے کہ وہ بیل نہ تو بوڑھا ہو اور نہ بچھڑا بلکہ ان کے درمیان (یعنی ادھیڑ عمر) ہو۔

ماحصل:

(۱) شیخ: بوڑھا کے لیے عام لفظ ہے نیز عزت و شرف اور علم والے کو بھی شیخ کہہ دیتے ہیں۔
(۲) شَیْب: جس کے بال سفید ہونا شروع ہو چکے ہوں۔
(۳) کَهْل: چالیس سے ساٹھ سال کی درمیانی عمر۔
(۴) عجوز: بڑھیا۔ (یہ صرف مونث کیلیے استعمال ہوتا ہے)
(۵) مُعَمَّر: کہولت کے بعد کی عمر تک زندہ رہنے والا۔
(۶) عوان: ادھیڑ عمر۔ انسان حیوان، عورت مرد سب کے لیے مستعمل ہے۔
(۷) فارض: عمر رسیدہ گائے یا بیل کے لیے مخصوص لفظ۔

۵۳۔ بوسیدہ ہونا

کے لیے بَلِیَ (یَبْلٰی) وَهِیَ، رَمَّ، رَفَتَ اور نَخِرَ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ بَلِیَ: کسی قابلِ استعمال چیز کا پرانا ہو جانے کی وجہ سے کمزور پڑ جانا۔ بَلِیَ الثَّوْب کپڑا پرانا ہو گیا (مف) پنجابی ہنڈ جانا۔

قَالَ يٰٓاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى (۲۰/۱۲۰) — شیطان نے کہا اے آدم! میں بتاؤں تجھ کو درخت سدا رہنے کا اور بادشاہی جو پرانی نہ ہو۔

۲۔ وَهِیَ: کسی چیز کے جوڑ ڈھیلے پڑ جانا (م ل) وَهِیَ الثَّوْبَ وَالْحَبْل، کپڑے یا رسی کا کہنگی کی وجہ سے پھٹنے لگنا (ف ل ۳۹) چمڑے کا بوسیدگی کی وجہ سے پھٹ جانا (م۔ ل) قرآن میں ہے:

وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِىَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ (۶۹/۱۶) — اور آسمان پھٹ جائے گا وہ تو اس دن کمزور (اور بوسیدہ) ہوگا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَثِيْرًا وَّنِسَآءً (۴/۱) پیدا کر کے انہیں زمین پر) پھیلا دیئے۔

اس صورت میں اس کی نسبت غیر اللہ سے بھی ہو سکتی ہے۔ جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:

وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ (۵/۱۱۰) اور جب تو بناتا تھا گارے سے جانور کی صورت۔ (عثمانیؒ)

نیز یہ آیت:

فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ۔ (۲۳/۱۴) تو خدا جو سب سے بہتر بنانے والا ہے، بڑا بابرکت ہے۔ (جالندھری)

بہترین پیدا کرنے والا۔ (عثمانیؒ)

۵- اَنْشَاَ: اس کے بنیادی طور پر دو معنی ہیں (۱) کسی چیز کو پیدا کرنا اور (۲) پھر اسے پال پوس کر بڑھانا (م-ل-منجد) اور یہ لفظ ان دونوں معنوں میں الگ الگ بھی استعمال ہوتا ہے اور مشترکہ طور پر بھی مثلاً:

(۱) بمعنی پیدا کرنا:

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ (۶/۹۸) اور وہی تو ہے جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا۔

(۲) بمعنی پالنا پوسنا:

اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِى الْحِلْيَةِ (۴۳/۱۸) بھلا ایسا شخص جو پرورش پاتا ہے زیور میں۔

(۳) پیدا کرنا اور بڑھانا مشترکہ عمل کے لیے:

ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ (۵۶/۷۲) کیا تم نے اس کے درخت کو پیدا کیا یا ہم پیدا کرتے ہیں۔

۶- ذَرَءَ (۱) بمعنی پیدا کرنا (۲) پھیلا دینا۔ (م-ا) اور یہ لفظ دونوں معنوں میں الگ الگ بھی استعمال ہوتا ہے اور اکٹھے معنوں میں بھی۔ مثلاً درج ذیل آیت صرف پیدا کرنے کے معنوں میں ہے:

وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ (۷/۱۷۹) اور بلاشبہ ہم نے بہت سے جن اور انسان دوزخ کے لیے پیدا کیے۔

اور ذَرَاَ بمعنی کھیت میں بیج ڈالنا (منجد) اور ذرء بمعنی ہر وہ چیز جو بوئی جائے اور کھیتی باڑی کی جائے (م-ل) گویا جس طرح بیج پھیلا کر بکھیر دیا جاتا ہے اسی طرح انسانوں کے زمین میں پھیلا دینے یا بکھیر دینے کے معنوں میں بھی یہ لفظ آتا ہے۔ جیسے فرمایا:

قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِى الْاَرْضِ کہ دو وہی ہے جس نے تم کو زمین میں پھیلا دیا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشکل کام کو اور اَبْھَم گونگے کو کہتے ہیں (منجد)

۳۔ انعام: نَعَم کی جمع ہے۔ گو اس لفظ کا اطلاق بھی درندوں کے علاوہ باقی جانوروں پر ہوتا ہے۔ تاہم اس کا استعمال زیادہ تر اونٹ کے لیے استعمال ہوتا ہے (فل ۱۳۴) کیونکہ عربوں کے لیے اونٹ سے بڑھ کر کوئی نعمت نہ تھی۔ قرآن میں اَنعام کا لفظ تو اکیلا بھی آتا ہے۔ جیسے:

مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ (۳۲/۸۰) — یہ سب سامان تمہارے اور تمہارے چارپایوں کے لیے ہے۔

كُلُوا وَارْعَوْا أَنْعَامَكُمْ (۵۴/۲۰) — تم خود بھی کھاؤ اور اپنے چارپایوں کو بھی چراؤ۔

لیکن بھیمۃ کا لفظ (واحد کی صورت میں) اکثر انعام کے لفظ کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے:

مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ (۲۸/۲۲) — مویشی چوپائے (ذبح کرنے کے بعد) خود بھی کھاؤ اور فقیر درماندہ کو بھی کھلاؤ۔

یا جیسے فرمایا:

أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ (۱/۵) — چوپائے جانور (چرنے والے) تم پر حلال کیے گئے ہیں۔ مگر جو تم پر پڑھ کر سنائے جاتے ہیں۔

۴۔ الدوّاب، دآبّۃ کی جمع ہے۔ اور ہر جانور جو سطح زمین پر چلتا ہے خواہ وہ پیٹ کے بل چلے جیسے سانپ وغیرہ یا دو پاؤں پر چلے جیسے انسان۔ اور پرندوں کی بعض اقسام یا چار پاؤں والا۔ جیسے وحشی جانور اور چوپائے وغیرہ خواہ وہ سواری کا ہو یا بار برداری کا۔ مذکر یا مؤنث سب کے لیے دآبّۃ کا لفظ عام ہے (منجد) لیکن اس کا استعمال خصوصاً گھوڑے، خچر اور گدھے پر ہوتا ہے۔ (ف ل ۱۳۴) قرآن میں تخصیص ممکن نہیں بلکہ علی الاطلاق اس کا استعمال ہوا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا (۶/۱۱) — اور زمین پر کوئی چلنے پھرنے والا نہیں مگر اس کا رزق اللہ کے ذمہ ہے۔

بلکہ ارض سے پہلے فی کا لفظ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس میں پانی کے جانور اور پرندے بھی شامل ہیں۔

إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ الَّذِينَ كَفَرُوا (۵۵/۸) — جانداروں میں سب سے بدتر اللہ کے نزدیک وہ لوگ ہیں جو کافر ہیں۔

ماحصل: (۱) وُحُوش: جنگلی جانور۔ درندے۔

(۲) بَهَائِم: درندوں کے علاوہ باقی چوپائے۔ چرنے والے جانور عموماً بھیڑ بکری اور گائے کے لیے۔

(۳) اَنْعَام: درندوں کے علاوہ باقی چوپائے۔ عموماً اونٹ کے لیے۔

(۴) دَوَاب: زمین میں چلنے والا ہر جاندار۔

۲۰۔ چورا چورا یا ریزہ ریزہ

کے لیے هَشِيم، حُطَام، غُثَاء (غثو)، هَبَاء (هبو)، رُفَات، بَسّ اور دَكَّاء کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲ــــــ ذریعہ

کے لیے سَبَبٌ اور وَسِیلَۃٌ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ سَبَبٌ۔ اس رسی کو کہتے ہیں جس سے کھجور کے درخت پر چڑھتے اور اترتے ہیں۔ پھر اسی مناسبت سے ہر اس شے کو سبب کہا جاتا ہے جو دوسری چیز تک پہنچنے کا ذریعہ بنے (مف) پھر اس لفظ کا اطلاق راستہ اور راستہ سے متعلقہ سامان پر بھی ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَاٰتَيْنَاهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا فَاَتْبَعَ سَبَبًا (۱۸/۸۴) — ہم نے ذوالقرنین کو ہر قسم کے ذرائع عطا کیے تھے، سو وہ ایک راہ پر چلا۔

۲۔ وَسِیلَۃٌ: وَسَلَ بمعنی کسی چیز کی طرف رغبت کے ساتھ پہنچنا (مف) اور وسل الی اللہ بمعنی اللہ تک تقرب حاصل کرنا۔ اور الواسطہ اور الوسیلۃ بمعنی ذریعہ تقرب۔ درجہ۔ مرتبہ (منجد) ارشادِ باری ہے:

وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ (۵/۳۵) — اور ان کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ تلاش کرتے رہو اور اس کی راہ میں جہاد کرو۔

ماحصل: ذریعہ کے لیے سبب کا لفظ عام ہے۔ اور جو ذریعہ تقرب کے حصول کے لیے اختیار کیا جائے وہ وسیلہ ہے

۳ــــــ ذلّت

کے لیے ذِلَّۃٌ، صَغَارٌ، خِزْیٌ اور هُوْنٌ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ ذِلَّۃٌ: بمعنی زیردستی (ضد عِزّۃ بمعنی بالادستی) کمزوری۔ زور اور قوت کے آگے دب جانا (مف) ارشادِ باری ہے:

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا (۳/۱۱۲) — وہ جہاں کہیں بھی پائے جائیں ذلت ان کے مقدر کر دی گئی۔

۲۔ صَغَارٌ: بمعنی بڑائی کے بعد چھوٹا بننے کی ذلت اور اس کا اقرار و اعتراف (فق ل ۲۰۷)۔ حاکم یا آزاد ہونے کے بعد محکوم بننے کی ذلت گوارا کرنا۔ ارشادِ باری ہے:

سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ (۶/۱۲۵) — اور جو لوگ گنہگار ہیں انہیں اللہ کے ہاں سے ذلت نصیب ہوگی۔

۳۔ خِزْیٌ: بمعنی رسوائی۔ شرمساری۔ اپنے برے اعمال کی وجہ سے دوسروں کی نظروں میں گر جانا (مف) اور اگر یہ محض اپنی ذات تک محدود ہو تو اسے ندامت کہتے ہیں (مف) قرآن میں ہے:

لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَ — تو وہ کہتے کہ اے پروردگار! تو نے ہماری طرف کوئی پیغمبر کیوں نہ بھیجا کہ ہم ذلیل اور رسوا ہونے سے پہلے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيمٍ (۶۸/۱۱) طعن آمیز اشارتیں کرنے والا جو ادھر سے ادھر چغلیاں لگاتا پھرتا ہے۔

ماحصل: (۱) طَعن: کسی شخص کا کوئی عیب یا کمزوری اس طرح بیان کرنا جو اسے نوک کی طرح چبھ جائے۔

(۲) لَمَز: کسی کے فعل پر بے انصافی کا طعنہ دینا۔

(۳) هَمَز: اشارہ کنایہ میں طعنہ زنی کرنا۔

طلاق کے لیے دیکھیے "رخصت کرنا" طلب کرنا" کے لیے دیکھیے "مانگنا" اور "چاہنا"

۵ــــــ طوق ڈالنا

کے لیے طَوَّقَ اور غَلَّ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ طَوَّقَ: طوق ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو گولائی کی شکل اختیار کیے ہو (م۔ل) اور طوق بمعنی گلے کا ایک زیور۔ ہر احاطہ کرنے والی چیز (ج اَطْوَاق (منجد) گویا طوق گلے کا ہار، گلے کا زیور، گلے کا پھندا۔ لوہے کا کڑا جو گردن میں ڈالا جائے، سب کے لیے استعمال ہو سکتا ہے اور اَطَّوَّقَ الْحَيَّة بمعنی سانپ کا کنڈلی مارنا۔ اور طَوَّقَ بمعنی کسی کو طوق پہنانا (منجد) ارشادِ باری ہے:

سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (۳/۱۸۰) وُہ مال جس میں وُہ بخل کرتے ہیں قیامت کے دن اس کا طوق بنا کر ان کی گردنوں میں ڈالا جائے گا۔

۲۔ غُلّ: (ج اَغْلَال) یہ لفظ طوق سے اعم ہے۔ غُلّ ہر اس چیز کو کہا جاتا ہے جس سے کسی کے اعضا کو جکڑ کر اس کے وسط میں باندھ دیا جاتا ہے (مف) اور اس کا اطلاق ہتھکڑی، بیڑیاں اور طوق سب پر ہوتا ہے۔ غَلّ بمعنی ہتھکڑی یا طوق ڈالنا (منجد) ہے۔ ارشادِ باری ہے:

خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ۔ (۶۹/۳۰) (حکم ہوگا) اسے پکڑ لو اور طوق پہنا دو۔ پھر دوزخ کی آگ میں جھونک دو۔

۶ــــــ طمع رکھنا

www.KitaboSunnat.com

کے لیے طَمَعَ، حَرَصَ اور شُحّ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ طَمَعَ: دل میں کسی چیز کے لیے قوی امید پیدا ہونے کو کہتے ہیں (م۔ل) قوی امید رکھنا۔ ارشادِ باری ہے:

وَمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ (۷۴/۱۵) اور میں نے ہر طرح سے اس کے سامان میں وسعت دی۔ ابھی وُہ طمع رکھتا ہے کہ اور زیادہ دوں۔

۲۔ حِرص: کسی چیز کے لیے طمع یا رغبت جب بڑھ جائے تو اسے حِرص کہتے ہیں (م۔ل) خواہ وُہ اپنے فائدے کے لیے ہو یا دوسرے کے فائدہ کے لیے۔ (مف) لالچ۔ قرآن میں ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک حال سے دوسرے حال کی طرف پھرنا (منجد) روپے پیسے کی گردش، خوشحالی کے ایام اور اُن کی انتظار کے لیے آتا ہے۔ فے کے مال کی تقسیم اور مستحقین کی تفصیل بتلانے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں؛

كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنكُمْ (۵۹/۷) تاکہ جو لوگ تم میں دولتمند ہیں انہی کے ہاتھوں میں (یہ مال و دولت) نہ پھرتا رہے۔

دوسرے مقام پر فرمایا؛

وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ (۳/۱۴۰) اور یہ دن ہیں کہ ہم ان کو لوگوں میں بدلتے رہتے ہیں۔

ماحصل: ریب المنون اور دائرۃ میں فرق یہ ہے کہ ریب المنون کسی ہلاکت اور سخت شدائد کے لیے آتا ہے جبکہ دائرۃ میں اتنی شدت نہیں پائی جاتی اور دُولۃ اچھے ایام کی طرف گردش کے لیے مستعمل ہے

۳ ــــــ گردن

کے لیے عُنُق، جِيد، رَقَبَة اور وَتِين کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱- **عُنُق**: گردن یا گلا۔ مشہور عضو انسانی۔ اس کا استعمال عام ہے۔ (ج اعناق) ارشادِ باری ہے،

وَكُلَّ إِنسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ (۱۷/۱۳) اور ہم نے ہر انسان کا اعمالنامہ اس کے گلے میں لٹکا دیا ہے۔

۲- **جِيد**: پتلی اور لمبی گردن (ف ل ۱۱۰) ہرن کی طرح کی خوبصورت گردن۔ قرآن میں ہے؛

وَامْرَأَتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ (۱۱۱/۴) اور اس (ابولہب) کی بیوی ایندھن اٹھائے پھرتی ہے۔ اس کی گردن میں مونج کی رسی ہوگی۔

۳- **رَقَبَة**: بمعنی گردن یا اس کے پیچھے کا حصہ (گدّی) اور رقب بمعنی کسی کے گلے میں رسی یا پھندا ڈالنا نگرانی اور نگہبانی کرنا۔ اور اہل عرب عموماً جزء اشرف بول کر کل مراد لیتے ہیں۔ اسی طرح رقبۃ سے مراد غلام لیا جاتا ہے کیونکہ اس کے گلے میں غلامی کا پھندا ہوتا ہے ج رقاب (منجد۔ مف) اور تحریر رقبۃ بمعنی گردن کو پھندے سے آزاد کرنا۔ یعنی غلام آزاد کرنا۔ ارشادِ باری ہے؛

وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ ۔ فَكُّ رَقَبَةٍ (۹۰/۱۳) اور آپ کیا جانیں کہ وُہ گھاٹی کیا ہے۔ وُہ ہے کسی (کی گردن) کا چھڑانا۔

۴- **وَتِين**: بمعنی رگِ گردن۔ دل سے سر کو جانے والی شاہ رگ (ف ل ۱۱۴) گردن کی وُہ جانب جدھر شاہ رگ ہوتی ہے۔ ارشادِ باری ہے؛

لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ (۶۹/۴۶) ہم اس کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے پھر اس کی رگِ گردن کاٹ ڈالتے۔ (جالندھری) گردن (عثمانی)

ماحصل: (۱) عُنُق: گردن کے لیے عام لفظ۔ (۲) جِيد: لمبی اور خوبصورت گردن۔ (۳) رقبۃ: گردن اور اس کا پچھلا حصہ۔ گدی۔ غلامی کا پھندا (۴) وتین: گردن کا سامنے کا حصہ جہاں شاہ رگ ہوتی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماحصل: (۱) وَفَّقَ : اللہ تعالیٰ کا حالات کو کسی کے لیے ساز گار بنا دینا (اچھے مفہوم کے لیے آتا ہے)۔
(۲) وَطّأَ (علی الامر) انسان کا خود کسی کام میں تبدیلی کر کے اس کو اپنی مرضی کے مطابق بنا لینا (بُرے مفہوم میں آتا ہے)

۴۲ ـــــــ موڑنا

کے لیے ثَنٰی اور لَوٰی کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ ثَنٰی : اِثْنَیْن بمعنی دو اور ثانی بمعنی دوسرا اور ثَنٰی (یَثْنِی) بمعنی دوہرا کرنا۔ موڑنا۔ تہ کرنا (مف۔ منجد) ارشادِ باری ہے:

اَلَاۤ اِنَّهُمْ یَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ (۱۱/۵) دیکھو! یہ لوگ اپنے سینوں کو (موڑ کر) دوہرا کرتے ہیں۔

۲۔ لَوٰی : لوی الحبل بمعنی رسی بٹنا اور لوی یدہ۔ بمعنی اس نے اس کا ہاتھ موڑا یا مروڑا (مف) اور لَیًّا بِدَیْنِہٖ بمعنی قرض کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنا اور لِوَاء بمعنی جھنڈا (جو کبھی اِدھر پھڑپھڑاتا ہے کبھی اُدھر) اور الالواء بمعنی وادی کا موڑ (منجد) ارشادِ باری ہے:

وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِیْقًا یَّلْوٗنَ اور ان (اہلِ کتاب) میں بعض ایسے ہیں کہ کتاب اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ (۳/۷۸) (تورات) کو زبان مروڑ مروڑ کر پڑھتے ہیں۔

ماحصل: (۱) ثَنٰی : کسی چیز کو ایک ہی طرف موڑنا خواہ وہ دہری ہو جائے۔
(۲) لَوٰی : کسی چیز کو موڑنا یا مروڑنا۔ کبھی اِدھر کبھی اُدھر۔

۴۳ ـــــــ مہربان

کے لیے رحمٰن، رحیم، رءوف، لطیف اور حنّان کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ رحمٰن } یہ دونوں الفاظ رحم سے اسم مبالغہ کے صیغے ہیں بمعنی بہت زیادہ رحم کرنے والا اور
۲۔ رحیم } رحم میں رقت، لطف اور رافت تین باتیں پائی جاتی ہیں (م۔ل) لفظ رحمان میں زیادہ مبالغہ ہے۔ بالفاظِ دیگر اس میں رحم کی صفت زیادہ پائی جاتی ہے رحمٰن بمعنی اپنی تمام مخلوق پر (خواہ کافر و مشرک یا انسان کے علاوہ دوسرے جاندار یا اشیاء ہی کیوں نہ ہوں) یکساں عنایت کرنے والا۔ اور اس سے مراد خدا کی ایسی عنایات ہیں جن سے ساری مخلوق یکساں بہرہ اندوز ہوتی ہے جیسے سورج، چاند، تارے، ہوا، روشنی، پانی، زمین اور اس کی قوتِ روئیدگی وغیرہ۔ اور یہ تمام عنایت صرف اللہ تعالیٰ ہی سے متعلق ہو سکتی ہے۔ لہٰذا رحمان صرف اللہ تعالیٰ ہے دوسرا کوئی انسان یا کوئی مخلوق بھی رحمان نہیں ہو سکتی جبکہ رحیم انسان بھی ہو سکتا ہے۔ اور اس لفظ کا استعمال رسول اکرمؐ کے لیے بھی قرآنِ کریم میں ہوا ہے اور صحابہ کے لیے بھی۔ اور رحیم کی نسبت جب اللہ کی طرف ہو تو اس کے معنی بعض کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹ ــــــ اقوام

جن اقوام کا ذکر قرآن میں آیا ہے ان میں سے قوم نوحؑ، عادؑ، ثمودؑ، لوطؑ، قوم موسٰیؑ، قوم فرعون کے حالات تو انبیاء کے حالات میں بیان ہو چکے۔ ان کے علاوہ چند اور قوموں کے نام بھی مذکور ہیں، جو درج ذیل ہیں؛

۷- قوم اِرَم: قوم عاد ہی دوسرا صفاتی نام یا لقب ہے۔ اِرَم کا لغوی معنی پتھروں سے بنایا ہوا نشان اور اس سے مراد وہ بلند اور مزین ستون ہیں جو قوم عاد یا ثمود (عادِ ثانیہ) نے بحیثیت ماہرینِ سنگ تراشی بنائے تھے (مف) نیز اِرَم قوم عاد کا پہلا شخص یا قوم عاد کا شاہی خاندان اِرَم کہلایا (م-ق) یہ لوگ یمن کے علاقہ میں آباد تھے۔ ارشاد باری ہے؛

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۔ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ (۸۹ : ۶-۷) — کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے پروردگار نے عاد کے ساتھ کیا کیا جو ارم کہلاتے اور بڑے ستونوں والے تھے۔

۸- قومِ تُبَّع: تُبَّع قبیلہ حِمیر کے بادشاہوں کا لقب تھا۔ تُبَّع کی قوم دراصل قوم سبا ہی کی ایک شاخ تھی جس نے ۱۱۵ ق-م میں علاقہ سبا (واقع یمن) پر قبضہ حاصل کیا اور ۳۰۰ء تک وہاں حکمران رہے۔ ارشاد باری ہے؛

اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ وَّالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۔ اَهْلَكْنٰهُمْ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۔ (۴۴ : ۳۷) — کیا یہ لوگ بہتر ہیں یا تُبَّع کی قوم اور اس سے پہلے کے لوگ جنہیں ہم نے ہلاک کر ڈالا کیونکہ وہ مجرم ہو گئے تھے۔

۹- قریش: رسول اللہؐ کا گیارھویں پشت پر جدّ امجد فہر تھا جو قریش کے لقب سے مشہور ہوا۔ قریش دراصل وہیل مچھلی کو کہتے ہیں جو سمندری جانوروں میں سب سے بڑی اور طاقتور ہوتی ہے۔ فہر کے زمانہ میں یمن کے ایک حاکم حسان نے مکہ پر اس غرض سے حملہ کیا کہ کعبہ کے پتھر یہاں سے لے جا کر یمن میں بیت اللہ تعمیر کرے۔ اور فہر نے اس کا مقابلہ کر کے اسے گرفتار کر لیا۔ اسی وجہ سے وہ قریش کے لقب سے مشہور ہوا۔ فہر کی اولاد بھی قریش کہلاتی ہے۔ قریش رسول اللہؐ کی اپنی قوم تھی۔ جس کی عرب بھر میں دھاک بیٹھی ہوئی تھی مگر اس قوم نے رسول اللہؐ کی سب سے زیادہ مخالفت کی۔ فتح مکہ کے دن اس مخالفت کا زور ٹوٹا اور یہ قوم ایمان لائی۔ پھر خلفائے اسلام بھی اسی قوم سے بنتے رہے۔ ارشادِ باری ہے؛

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ (۱۰۶ : ۱-۲) — قریش کے مانوس کرنے کے سبب یعنی انہیں جاڑے اور گرمی کے سفر سے مانوس کرنے کے سبب . . .

۱۰- یاجوج اور ماجوج: ایشیا کے شمالی اور مشرقی علاقے کی وہ وحشی اور جنگجو قومیں جو قدیم زمانے سے متمدن ممالک پر غارت گرانہ حملے کرتی رہی ہیں۔ انہیں حضرت نوحؑ کے بیٹے یافث کی اولاد میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ